E-Content

Instructional Media Centre
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad - 32
T.S. India

Subject / Course - B.Ed

Paper : **3.3 Curriculum Development**

Module Name/Title : **Types of Curriculum & Curriculum Reforms**

DEVELOPMENT TEAM	
CONTENT	DDE SLM
PRESENTATION	Interviewee: Dr. Md. Mushahid Interviewer: Dr. Md. Afroz Alam
PRODUCER	M.A. Muneer

IMC MANUU
Instructional Media Centre
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad - 32
T.S. India
//imcmanuu

اکائی 3: نصاب کا تصور (حصہ دوم)
Concept of Curriculum (Part 2)

ساخت (Stucture)

3.1 تمہید (Introduction)

3.2 مقاصد (Objectives)

3.3 نصاب کے اقسام (Types of Curriculum)

3.3.1 بنیادی نصاب (Core Curriculum)

3.3.2 پوشیدہ نصاب (Hidden Curriculum)

3.3.3 صفر نصاب (Null Curriculum)

3.4 ہندوستان میں درسیات (نصاب) کی تشکیل نو (Curriculum Reforms in India)

3.4.1 یشپال کمیٹی کے اہم سفارشات

3.4.2 قومی درسیات کے خاکے (National Curriculum Frameworks)

3.5 یادرکھنے کے نکات

3.6 فرہنگ

3.7 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں

3.8 اپنی معلومات کی جانچ کیجیے

3.9 سفارش کردہ کتابیں

3.1 تمہید (Introduction)

تعلیمی مقاصد کے حصول کے لیے نصاب کی ضرورت ہوتی ہے تا کہ بچوں کے برتاؤ میں تبدیلی لائی جائے۔ نصاب ایک ایسا وسیع اور واضح تعلیمی خاکہ ہے جس کے مطابق اساتذہ درس وتدریس کے فرائض انجام دیتے ہیں۔ طلبا کی علمی، تحقیقی اور تفریحی مشاغل کی بنیاد نصاب ہوتی ہے۔ نصاب کی تشکیل اور اصلاح کے لیے بنیادی تصورات سے واقفیت ضروری ہے۔ لہٰذا اس اکائی میں آپ نصاب کے اقسام، نصابی اصلاح اور قومی درسیاتی خاکے کے متعلق معلومات حاصل کریں گے۔

3.2 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ نصاب کے تصور کو بیان کر سکیں گے۔

☆ نصاب کے مختلف اقسام کے بارے میں بتا سکیں گے۔

☆ ہندوستانی تعلیمی نظام میں نصابی اصلاح کے بارے میں بحث کر سکیں گے۔

☆ ہندوستان کے تعلیمی نظام میں قومی درسیاتی خاکے کی اہمیت وافادیت کو سمجھا سکیں گے۔

☆ بغیر بوجھ کے تعلیم اور تعلیم برائے امن کی تصور سے واقف ہوں گے۔

☆ تعلیمی کمیشنوں اور قومی درسیاتی خاکے کی اہم سفارشات کو بیان کر سکیں گے۔

3.3 نصاب کے اقسام (Types of Curriculum)

تدوین نصاب ایک گردشی عمل ہے۔تدوین نصاب کے مختلف اقسام ہیں۔ان میں ہر ایک تعلیمی فلسفہ اور نفسیات سے متاثر ہے۔ہر فلسفہ اور نفسیات ایک مواد، مقصد اور طریقہ کو پیش کرتا ہے۔ ہر ایک تعلیمی فلسفہ اور نفسیات کی تدوین نصاب میں اہمیت ہے۔ضروری نہیں کہ ان میں سے کسی کو دوسرے پر ترجیح دی جائے۔نصاب کے متعلق مختلف ماہرین نے مختلف آراء کا اظہار کیا ہے۔ارسطو کا قول ہے''جو چیزیں ہیں انھیں پڑھائے جانے کے بارے میں انسان کسی طریقے سے راضی نہیں ہے اور پھر یہ کس طریقے سے پڑھایا جائے اس پر بھی کوئی اتفاق نہیں ہے''۔لہٰذا نصاب تعلیم میں کیا شامل کیا جائے؟ اس کی بنیادیں کیا ہوں؟ اسے کس طرح منظّم و مرتب کیا جائے؟ یہ تمام سوالات ہمیشہ موجود رہے ہیں۔ ماہرین نے نصاب سازی کے عمل کو کسی نہ کسی مخصوص نقطہ نظر کے تحت مختلف طرز رسائی پر بحث کیے ہیں جن سے نصاب کی تدوین و ترکیب کی جاسکے۔ان طرز رسائیوں کو عام طور پر مندرجہ ذیل تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(i) بنیادی نصاب (ii) پوشیدہ نصاب (iii) صفر نصاب

3.3.1 بنیادی نصاب (Core Curriculum)

تعلیم وتربیت کے عمل میں بنیادی نصاب قلب کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہاں بنیادی (Core) کا مطلب ہے طلبہ کی تمام ضروری تعلیمی وتربیتی عمل۔ یہ نصاب طلبا میں تکمّل (Integration)، طلبا کی ضروریات کو پورا کرنے، سرگرم اکتسابی عمل اور زندگی سے مربوط کرنے والا ہوتا ہے۔

Alberty کے مطابق ''بنیادی نصاب مختلف منطقی طور پر منظّم مضامین کا مجموعہ ہے جو الگ الگ پڑھایا جاتا ہے''۔اس کے تحت ان معلومات اور اکتسابی تجربات کو شامل کیا جاتا ہے جو سبھی طلبہ کے لیے مفید اور ضروری سمجھا جاتا ہے۔ بنیادی نصاب کے متعلق ماہرین تعلیم نے مختلف نظریہ پیش کیا ہے۔ درحقیقت بنیادی نصاب کے بارے میں کسی دو ماہرین تعلیم میں اتفاق نہیں معلوم ہوتا ہے۔اس ضمن میں مشہور ماہر نصاب Hilda Taba کا نظریہ بہت واضح اور متوازن معلوم پڑتا ہے۔ان کے مطابق ''بنیادی نصاب میں منظور مواد مضمون زندگی، موجودہ وقت کے مسائل، طلبا کی ضرورت اور درپیش تعلیمی مسائل سے متعلق ہونا چاہیے، اس کے ساتھ ہی اس کے تعلیمی عمل کو زندگی کے مسائل اور طلبا کے رجحانات سے بھی جوڑنا چاہیے۔جس کا ایک فطری نتیجہ Problem Solving Method یعنی مسئلہ کے حل کا طریقہ ہے''۔

اسی طرح بنیادی نصاب میں کچھ مضامین سبھی طلبا کے لیے لازمی ہوتے ہیں اور کچھ طلبا اپنی مرضی سے انتخاب کرتے ہیں۔اس نصاب کا مخصوص مقصد طلبا کو انفرادی اور سماجی مسئلہ سے متعلق معلومات فراہم کرنا ہے۔جس سے وہ موجودہ اور مستقبل کے مسائل کا سامنا کرنے کے قابل بن سکیں۔ساتھ ہی انھیں ایسے اکتسابی تجربات بھی فراہم کرنا مقصود ہوتا ہے جو انھیں معاشرے کا ایک بہترین فرد اور ملک کا اچھا شہری بننے میں مددگار ثابت ہو۔

3.3.1.1 بنیادی نصاب کی خصوصیات:

(1) اس کی بنیاد زندگی کی سرگرمیوں پر منحصر ہے۔ایسے مسائل جن کا تعلق مشترکہ ضروریات سے ہو۔

(2) جمہوری معاشرے میں زندگی کی تیاری میں طلبا کو جدید تجربات سے واقف کرانا تاکہ محرکہ پیدا ہو سکے۔

(3) اساتذہ سبق کی منصوبہ بندی کرتے ہیں اور تدریسی اشیاء کی مدد سے پڑھاتے ہیں۔

(4) اس میں طلبا کی مجموعی کارکردگی پر توجہ دی جاتی ہے مثلاً تعلیمی، معاشرتی، جسمانی، جذباتی اور روحانی وغیرہ۔

(5) بنیادی نصاب میں رہنمائی اور صلاح کاری بھی شامل ہیں۔

جان ڈیوی کے تجربات نے بنیادی نصاب کا نظریہ دیا۔ان کے مطابق:

(a) بنیادی انسانی سرگرمیوں پر تعلیمی توجہ۔

(b) تعلیمی تجربات کی مسلسل از سر نو تعمیر کی طرح۔

(c) مسئلہ کا حل تعلیم کا ایک اہم حصہ ہے۔

3.3.1.2 بنیادی نصاب کے اہم مضامین:

(1) زبان

(2) ریاضی

(3) سائنس

(4) سماجی علوم اور معاشرتی مضامین

(5) تعلیم صحت، جسمانی تربیت اور حفظان صحت

(6) فن، موسیقی اور تجرباتی کام

3.3.1.3 بنیادی نصاب کی خوبیاں:

(1) منطقی ترتیب اور مضامین میں ہم ربط گی ہوتی ہے۔

(2) یہ اتحاد، تکمل اور یکسانیت پیدا کرنے کا کام کرتی ہے۔

(3) یہ کشادہ اکائی اساتذہ، طلبا کے ضروریات کے مدِ نظر تیار کردہ منصوبہ کو عمل میں لاتا ہے۔

(4) یہ عام تعلیم کے ہم معنی ہیں۔

(5) تفہیم اور تعلیمی مہارت پر توجہ دی جاتی ہے۔

(6) طلبا کی ضرورتوں کو پورا کرتا ہے۔

(7) متحرک اکتساب کو فروغ دیتا ہے۔

(8) یہ زندگی اور اکتسابی عمل کو مربوط کرتا ہے۔

(9) یہ سبھی طرح کے نصاب کا خلاصہ ہے۔

(10) یہ طلبا کو متحرک اور فعال بناتا ہے۔

3.3.1.4 بنیادی نصاب کی خامیاں:

(1) اس نصاب کی ترتیب معنی خیز اور باضابطہ علم مہیا کرانے سے قاصر ہوتا ہے۔

(2) اس طرح کے نصاب کو کسی مخصوص مقاصد کے اطراف ترتیب دینے میں دشواری ہوتی ہے۔

(3) اہلیت یا قابلیت کی غیر موجودگی میں اساتذہ کو بھی اس طرح کے نصاب کو ترتیب دینے میں مشکل درپیش ہوتا ہے۔

(4) اس نصاب کی ترتیب میں ہدایت نامہ اور رہنمائی کی غیر موجودگی کا احساس ہوتا ہے۔

(5) اس نصاب تعلیم کو نافذ العمل کرنے میں اساتذہ کو بامہارت ہونا چاہیے۔لیکن اس کے لیے تربیت کا فقدان نظر آتا ہے۔

(6) معقول انتظامی تعاون اور مستعدی کی کمی نظر آتی ہے۔

(7) جانچ یا تعین قدر کا کوئی معیاری پیمانہ ابھی تک حاصل نہیں ہوا ہے۔

3.3.2 پوشیدہ نصاب (Hidden Curriculum)

موجودہ وقت میں طلبا کے ذہنی نشوونما کے ساتھ ساتھ سماجی نشوونما و ثقافتی نشوونما پر کافی توجہ مرکوز کی جاتی ہے۔روایتی نصابی خاکہ کے برعکس اس طرح کے سرگرمی جو کہ غیر تحریری شکل میں اسکول اور ادارے کی تہذیب و ثقافت کو ظاہر کرتی ہے، اسے پوشیدہ نصاب یا خفیہ نصاب یا غیر تحریری نصاب کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔یہ اسکول کے ماحول، احساسات، اقدار، رویہ اور مختلف عادات کو متاثر کرتے ہیں۔پوشیدہ نصاب کو مختلف ماہرین نے اپنے طور پر بیان کیا ہے۔ پوشیدہ نصاب کو مختلف ماہرین نے اپنے طور پر بیان کیا ہے۔ان تمام تعریفات کا تجزیہ کرنے سے جو ہمیں تعریف معلوم ہوتا ہے اسے ہم یوں بیان کر سکتے ہیں۔

''کسی بھی اسکول میں طلبا کے لیے اسکول کا ماحول، اسکول کا عمل، اسکول کا تمدن اور ثقافت، اساتذہ کا رویہ، برتاؤ اور اعتماد، ان کی تدریسی طریقہ کار، اساتذہ کی شخصیت وغیرہ کسی نہ کسی شکل میں طلبا کو متاثر کرتی ہے۔یہ سبھی افعال تحریری شکل میں نصاب میں موجود نہیں ہوتا ہے۔پھر بھی تدریسی و اکتسابی عمل میں اس کا مثبت یا منفی اثر ہوتا ہے''۔مجموعی طور پر اسے ہی پوشیدہ نصاب کہتے ہیں۔

3.3.2.1 پوشیدہ نصاب کی تعریف:

Hafferty (1998) کے مطابق ''پوشیدہ نصاب اکتسابی عمل کو متاثر کرنے والے ساختی عوامل اور اس کے اہمیت کو بیان کرتا ہے۔اس کے علاوہ طلبا کو متاثر کرنے والے روایات، افعال، تفہیم اور زندگی کے تجربات بھی اس میں شامل ہوتے ہیں''۔

Bieber (1994) کے مطابق ''بچوں کو سماجی مسائل کو سمجھنے میں جو عوامل مددگار ہوتے ہیں پوشیدہ نصاب کہلاتا ہے''۔

Emile Durkheim (1961) اپنی کتاب Moral Education میں بیان کرتے ہیں۔اسکول کے روایتی نصاب اور اساتذہ کے تدریس کے علاوہ بچے جو کچھ بھی سیکھتے ہیں، پوشیدہ نصاب کے دائرے میں آتا ہے۔

Robert Dreeben (1967) اپنی کتاب What is learned in classroom? میں لکھتے ہیں۔پوشیدہ نصاب متعلم کو سماجی رشتے کو سمجھنے اور اس میں اپنی شناخت کو پہچاننے میں مددگار ہوتا ہے۔

Michael Apple (1982) اپنی کتاب Education and power میں لکھتے ہیں۔پوشیدہ نصاب کے ذریعہ بچوں میں مختلف دلچسپیوں، ثقافتی معلومات، جدوجہد کا جذبہ، مطابقت اور تصفیہ (Compromises) وغیرہ کا فروغ ہوتا ہے۔

3.3.2.2 پوشیدہ نصاب کے خصوصیات:

(1) پوشیدہ نصاب کی منتقلی فطری عمل کے ذریعہ ہوتا ہے۔

(2) اسکول کے انتظام وانصرام اور ماحول سے طلبا کی شخصیت متاثر ہوتی ہے۔

(3) اسکول کے انتظامی اور تصوراتی خاکہ کے ذریعہ طلبا میں تصورات کی منتقلی ہوتی ہے۔

(4) اساتذہ اور طلبا کے مابین ربط سے بھی مختلف تصورات فروغ پاتے ہیں۔

(5) اسکول اور اساتذہ کے نظم وضبط طلبا پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

(6) پوشیدہ نصاب تحریری دستاویز نہیں ہوتا ہے بلکہ غیر تحریری اور تفہیمی ہوتا ہے۔

3.3.2.3 پوشیدنصاب کا اسکول میں اطلاق:

اس کا آغاز یونانی فلسفہ کے عہد میں تصور کیا جاتا ہے۔لیکن عملی طور پر اس کی ابتدا اسکولوں میں جان ڈیوی کے ذریعہ کی گئی تھی۔اسکول میں طلبا کے لیے مختلف معاشرتی اہمیت کے حامل سرگرمیوں کا انعقاد کیا جاتا ہے تا کہ طلبا کے سماجی تصورات کی نشوونما ہو سکے۔اس کے ذریعہ سے تعلیمی، تدریسی واکتسابی عمل کے دوران طلبا میں احساس خودی اور اقدار کا فروغ ہوتا ہے۔طلبا کو خودمختاری، انفرادی شمولیت اور اختراعیت کے لیے مواقع فراہم ہوتے ہیں۔اس کے ذریعہ سے اساتذہ طلبا کو سماجی حقائق سے روشناس کراتا ہے ساتھ ہی ساتھ سماج میں مسلسل ہو رہی تبدیلیوں اور علم میں اضافہ سے بھی باور کراتا ہے۔طلبا میں تنقیدی سوچ وفکر کی ترقی کے لیے ماحول فراہم کیا جاتا ہے۔روایتی نصاب تعلیم آزادانہ سوچ وفکر کو ترجیح نہیں دیتی ہے، لہٰذا پوشیدہ نصاب کے ذریعہ طلبا اس کمی کو پورا کرتے ہیں۔اس کے ذریعہ سماج میں سبھی مذہبوں کے نظریات کو سمجھنے اور احترام کا سبق ملتا ہے۔

3.3.2.4 پوشیدہ نصاب کے افعال:

(1) اس کے ذریعہ بچوں میں تہذیبی وثقافتی وراثت منتقل ہوتا ہے۔

(2) بچوں کے انفرادی صلاحیت کو فروغ دیتا ہے۔

(3) بچوں کو سماج اور ملک کی ساخت کو سمجھنے میں معاون ہوتا ہے۔

(4) وقت کی پابندی کی عادت کو تقویت ملتی ہے۔

(5) ترسیلی مہارتوں کا فروغ ہوتا ہے۔

(6) اخلاقی اقدار میں فروغ ہوتا ہے۔

3.3.3 صفر نصاب (Null Curriculum)

صفر نصاب کے تصور کو (1979) Elliot Eisner نے پیش کیا۔ان کے مطابق ''تدریسی مواد جو کہ بنیادی نصاب میں شامل نہیں ہوتا، اور نہ ہی اسکول کے درسیات میں پڑھایا جاتا ہو، اسے صفر نصاب کہتے ہیں''۔

Eisner مزید بیان کرتے ہیں، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے مضامین اور عنوانات جو اہم نہیں ہوتے یا اس کی ضرورت محسوس نہیں کی جاتی ہے اسے نصاب میں شامل نہیں کیا جاتا۔لیکن اس کی غیر موجودگی سے طلبا کی شخصیت اور اکتساب پر منفی اثر بھی ہو سکتے ہیں۔مثلاً مذہبی تعلیم، دوسرے زبان اور ثقافت وغیرہ۔

ہنری لوج کے مطابق ''تعلیم اپنے وسیع تر مفہوم میں تجربہ کا ہم معنی لفظ ہے۔اس لحاظ سے دیکھا جائے تو انسان اپنی عملی زندگی میں مختلف عناصر مثلاً کائنات، موجودات اور خلقیات سے تجربات حاصل کرتا ہے''۔اسی طرح ایک طالب علم جب چاہے اور جہاں چاہے کسی بھی چیز سے متعلق معلومات حاصل کر سکتا ہے حالانکہ وہ نصاب تعلیم میں شامل ہو یا نہ ہو۔اس کے لیے کسی مخصوص منصوبہ بندی کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔

تعلیمی اداروں میں مختلف تدریسی پروگرام کسی مسلمہ شعبہ علم کے اہم حصوں پر مشتمل ہوتا ہے۔مثلاً سماجی علوم، ریاضی، سائنس، زبان وادب، آرٹ وغیرہ۔ان

تدریسی پروگراموں کے لیے مخصوص نصاب بھی ہوتے ہیں۔ لیکن ایسے مختلف امور جو کہ نصاب میں شامل نہیں ہوتے ہیں اوران مضامین یا موضوعات کو اس کی اہمیت کی وجہ سے پڑھایا جائے جس سے طلبا نہ صرف زمانہ حال سے مستفید ہو بلکہ اسے مجموعی فلسفہ زندگی کی تشکیل میں معاون ہو، صفر نصاب کے دائرے میں آتا ہے۔ چنانچہ تدریسی پروگرام میں صفر نصاب تحریری شکل میں موجود نہیں ہوتا ہے لیکن اسے ثقافتی اور تمدنی زندگی کے عملاً کار آمد اور منتخب عناصر کو ایک خاص توازن کے ساتھ یکجا کیا جاتا ہے تاکہ طلبا کے خیالات میں یکجہتی اور قلب و ذہن میں وسعت پیدا ہو۔ صفر نصاب کی نوعیت کا انحصار معلم اور متعلم کی انفرادی غور وفکر، بیرونی اور اندرونی تحریک، درپیش مسائل، مہارتیں اور رویے پر ہوتا ہے۔ اس کا دائرہ عمل مختلف علمی، اخلاقی، مذہبی، زبان وثقافت وغیرہ ہوسکتا ہے۔ آج دنیا میں مادیت کے ارتقاء کو معراج انسانیت تصور کیا جاتا ہے۔ انسان کے جذبات واحساسات کی تسلی اور تشفی ضروری ہے، جن میں مذہبی اور اخلاقی تعلیم کے ذریعہ بچوں کی متوازن شخصیت کی نشو ونما ممکن ہے۔ مشہور مفکر برٹرینڈ رسل کا خیال ہے کہ دنیا میں امن وسکون روحانی اور مذہبی اقدار کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔ اسی طرح ہندوستانی مفکر تعلیم خواجہ غلام السیدین کا خیال ہے کہ نصاب کو معاشرتی زندگی سے جدا کرنا اور اس میں محض دماغی قوتوں کی تربیت کا خیال رکھنا ظلم عظیم ہے۔ لہٰذا ان تمام امور کو صفر نصاب کے ذریعہ تکمیل کی جاسکتی ہے۔

طلبا کی ضروریات اور دلچسپیاں وقت کے ساتھ بدل جاتی ہے۔ ضروریات کو پورا کرنے کے لیے مختلف قسم کی سرگرمیوں کی ضرورت ہوتی ہیں۔ اس کی تکمیل صفر نصاب کے ذریعہ ممکن ہوسکتا ہے جس سے طلبا کے رجحانات، صلاحیتوں اور دلچسپیوں اور ضروریات کے تئیں متحرک رکھا جاسکے۔

اپنی معلومات کی جانچ

1 بنیادی نصاب، پوشیدہ نصاب اور صفر نصاب میں موازنہ کیجیے۔

____

____

3.4 ہندوستان میں درسیات (نصاب) کی تشکیل نو اور قومی درسیات کے خاکے

ایک ایسا تعلیمی خاکہ ہے جس میں نصاب کے عمل کا تجزیہ کیا جائے، اس تجزیہ سے معاشرے اور افراد کے ان مقاصد کی تشکیل ہوتی ہے جن کو تعلیمی مقاصد کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ ہندوستان کی آزادی کے بعد مختلف تعلیمی کمیشنوں کے ذریعہ تعلیمی مسائل، تعلیمی نظام اور نصاب تعلیم سے متعلق سفارشات پیش کی گئیں۔ جن میں ثانوی تعلیمی کمیشن (Secondary Education Commission, 1952-53) جسے

مدالیار کمیشن کے نام سے بھی جانا جاتا ہے اور تعلیمی کمیشن (Education Commission, 1964-66) جسے کوٹھاری کمیشن کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، نمایاں ہیں۔ دونوں کمیشنوں نے تبدیل شدہ معاشرتی وسیاسی حوالے سے قومی ترقی پر خصوصی توجہ مرکوز کرتے ہوئے ہندوستان میں نصابی اصلاح پر زور دیا۔

1976ء تک ہندوستانی آئین کے تحت صوبائی حکومتوں کو اسکولی تعلیم سے متعلق فیصلہ لینے کا اختیار حاصل تھا۔ اس کے تحت درسیات یا نصاب بھی ان کے دائرہ اختیار میں شامل تھی۔ مرکزی حکومت صوبوں کے پالیسی والے معاملات پر صرف رہنمائی کرسکتا تھا۔ انھیں حالات میں 1968ء میں اولین قومی تعلیمی پالیسی (NPE-1968) بنائی گئی اور NCERT نے 1975ء میں ملک کا پہلا درسیات کا خاکہ تیار کیا۔ جس کا عنوان ''The Curriculum for the ten-year school: A Framework'' تھا۔ اس خاکہ کو نومبر 1975ء میں NCERT نے شائع کیا تھا۔ پروفیسر رئیس احمد اُس وقت کے ڈائرکٹر، NCERT اس اولین درسیاتی خاکہ کے چیرمین تھے۔

1976ء میں ترمیمی ایکٹ کے ذریعے تعلیم کو متوازی فہرست (Concurrent List) میں شامل کیا گیا اور پہلی مرتبہ 1986ء میں ملک میں یکساں قومی تعلیمی پالیسی اختیار کی گئی۔ اس قومی تعلیمی پالیسی (NPE-1986) نے سفارش کی کہ پورے ملک کی اسکولی درسیات یا نصاب کی تہہ میں ایک

مشترک ترکیبی جز ہوں۔اسی پالیسی نے NCERT کوقومی درسیات کا خاکہ تیار کرنے اوراس خاکے کا تھوڑے تھوڑے وقفے سے جائزہ لینے کی ذمہ داری سونپی۔

سال 1975ء کے بعد نصاب تعلیم سے متعلق کام کو جاری رکھتے ہوئے NCERT نے کچھ مطالعے کیے اور مشورے دیے اور سرگرمیوں کے ایک حصے کی شکل میں سال 1977ء میں ایشور بھائی کمیٹی نے Ten year school curriculum کا تجزیہ پیش کیا اور سال 1984ء میں درسیات کا ایک خاکہ تیار کیا گیا تھا۔اس سرگرمی کا مقصد پورے ملک میں معیار کی سطح پر اسکولی تعلیم کو یکساں بنانا اور ملک کی رنگارنگی پر سمجھوتہ نہ کرتے ہوئے تعلیم کو قومی اتحاد کا ایک ذریعہ بنانا تھا۔ایسے ہی تجربے کی بنیاد پر NCERT نے اسکولی تعلیم کے لیے قومی درسیات کا خاکہ برائے تحتانوی اور ثانوی تعلیم،1988 (National Elementary and Secondary Education - A Framework, 1988Curriculum for) تیار کیا۔

اسی طرح تیزی سے بدلتے ہوئے ارتقاپذیر ماحول میں مطالعے کے مضامین اور نصابی کتابوں کے ذریعے اس خاکے کا نتیجہ یہ ہوا کہ نصاب تعلیم کا دباؤ بڑھ گیا اور اسکولوں میں اکتساب یا آموزش طفولیت اور بلوغت کے تشکیلی سالوں میں طلبا کے جسم اور ذہن پر تناؤ کا باعث بن گئی۔ پروفیسر یشپال کی صدارت میں بنائی گئی کمیٹی کی رپورٹ میں اس پہلو کو واضح کیا گیا اور اسے منطقی طریقے سے پیش کیا گیا۔ یشپال کمیٹی کے رپورٹ کا عنوان (Learning without burden, 1993) تھا۔

3.4.1 یشپال کمیٹی (1993) کے اہم سفارشات:

(1) بچوں کے کتابی بوجھ کو کم کیا جائے۔

(2) نصابی کتاب اسکول کی ملکیت ہے اسے بچے خرید کر ہر روز اسکول لانا اور لے جانا غیر ضروری ہے۔

(3) بچوں کے گھر کا کام (Home Work) کے لیے ایک مقررہ وقت ہونا چاہیے۔

(4) پری پرائمری اور پرائمری جماعتوں کے بچوں کے لیے ہوم ورک پر پابندی ہونی چاہیے۔

(5) پرائمری اور ثانوی سطح پر ہوم ورک ضروری سمجھیں تو متعلقہ سبق سے نہیں ہونا چاہیے۔

(6) موثر تعلیم کے لیے سمعی اور بصری تعلیمی آلات استعمال کیا جانا چاہیے۔

(7) اسکول کے تمام جماعتوں کے نصاب کے تجزیہ کے لیے ہر ریاست میں ایک منصوبہ کمیٹی اوراس کے تحت ایک ذیلی کمیٹی قائم کی جائے۔

(8) ہر جماعت میں طلبا کی تعداد 30 سے 40 کرنا چاہیے۔

(9) نرسری میں داخلہ کے لیے کسی قسم کا داخلہ ٹسٹ اور انٹرویو نہ رکھا جائے۔

(10) پری پرائمری تعلیمی اداروں میں کارکردگی کا تجزیہ کرنا چاہیے اور قانون کے سہارے اصلاح کرنے کی کوشش کرنا چاہیے۔

(11) تمام تعلیمی اداروں میں کھیل کود اور ضروریات کے تمام سازوں سامان فراہم کرنا چاہیے۔

(12) ہر گاؤں، منڈل اور ضلع سطح پر تعلیمی کمیٹی قائم کر کے ان کو اسکول کا معائنہ کرنے کا موقع فراہم کرنا چاہیے۔

3.4.2 قومی درسیات کے خاکے (National Curriculum Frameworks)

قومی تعلیمی پالیسی 1986ء کی ان سفارشات کے باوجود کہ لیاقتوں کی شناخت کی جائے اور اقدار کی مختلف حالات میں نشو ونما کی جائے، اسکولی تعلیم ان امتحانات کے ذریعے اور تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی، جو محض جانکاری سے بھری نصابی کتاب پر مبنی ہوتے تھے۔سال 2000ء میں درسیات کے خاکہ پر نظر ثانی کی گئی اور قومی درسیات کا خاکہ برائے اسکولی تعلیم (National Curriculum Framework for School Education

(NCFSE), 2000) تیار کیا گیا۔اس کے باوجود نصاب تعلیم اور امتحانات کی تاناشاہی کے تنازعہ فیہ مدے حل نہ ہوئے۔

لہٰذا سال 2005ء میں اس پر پھر نظر ثانی کی گئی اور قومی درسیات کا خاکہ (National Curriculum Framework (NCF), 2005) کے عنوان سے NCERT نے پیش کیا۔قومی درسیات کا خاکہ 2005ء کے صدر نشیں پروفیسر یشپال تھے ساتھ ہی اس میں 35 ممبران بھی تھے۔ موجودہ نظر ثانی اس میدان میں ہوئے مثبت اور منفی دونوں طرح کی تبدیلیوں پر توجہ دیتی ہے اور نئی صدی کے موڑ پر اسکولی تعلیم کی مستقبل کی ضرورتوں کو سمجھنے کی کوشش کرتی ہے۔اس کوشش میں باہمی تعلق والے ابعاد کو نظر میں رکھا گیا ہے۔مثلاً تعلیم کا نصب العین، بچوں کا معاشرتی ماحول، علم کی فطرت، انسانی نشو و نما کی فطرت اور سیکھنے کا عمل۔

3.4.2.1 قومی درسیات کا خاکہ 2005ء کے رہنما اصول:

قومی درسیات کا خاکہ 2005ء کے مندرجہ ذیل پانچ رہنما اصول ہیں۔

(1) علم کو بچوں کی اسکول سے باہر کی زندگی سے جوڑنا۔

(2) اکتسابی عمل کو رٹنے کے طریقے سے الگ کرنے کو یقینی بنانا۔

(3) درسیات کو اس طرح سے بھرپور ہونا چاہیے کہ وہ بچوں کو نصابی کتب مرکوز بنانے کے بجائے ان میں ہمہ جہت ترقی کا موقع فراہم کرائے۔

(4) امتحان کے نظام کو نسبتاً زیادہ لچیلا بنانا اور کمرہ جماعت کے ماحول سے جوڑنا ہے۔

(5) ایک ایسی اہم تشخص کی پرورش کرنا جو ملک کی جمہوری نظام سیاست میں شامل سروکاروں کا خیال رکھتی ہوں۔

3.4.2.2 قومی درسیات کا خاکہ 2005ء کے ابواب اور اہم نکات:

قومی درسیات کا خاکہ 2005ء کو مندرجہ ذیل عنوانات کے تحت پانچ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔

باب اول۔تناظر (Perspective)

باب دوم۔اکتساب (آموزش) اور علم (Learning and Knowledge)

باب سوم۔درسیاتی دائرے، اسکول کے مراحل اور جائزہ (Curricular Areas, School stages and Assessment)

باب چہارم۔اسکول اور کمرہ جماعت کا ماحول (School and Classroom Environment)

باب پنجم۔نظامی اصلاحات (Systemic Reforms)

باب اول: تناظر

قومی درسیات کا خاکہ 2005ء کے باب اول تناظر میں مندرجہ ذیل اہم امور پر بحث کی گئی ہے۔

(1) کثیر رُخی سماج میں قومی تعلیمی نظام کو بڑھاوا دینا۔

(2) ذہنی بوجھ کے بغیر اکتساب کے نظریے کے مطابق نصابی بوجھ کو کم کرنا۔

(3) نصابی اصلاحات کے ساتھ نظام کے طرز میں تبدیلیاں۔

(4) سماجی انصاف، مساوات اور سیکولرازم جیسے آئین میں درج اقدار پر مبنی نصابی عوامل۔

(5) سبھی کے لیے معیاری تعلیم یقینی بنانا۔

(6) ایسے شہری بنانا جو جمہوری عمل، اقدار، جنسی انصاف، درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے مسائل، جسمانی طور پر معذور لوگوں کی

ضروریات اور اقتصادی و سیاسی عمل میں شریک ہونے کی صلاحیت پر سنجیدہ رہنے کے پابند عہد ہوں۔

باب دوم: اکتساب اور علم

دوسرے باب۔ اکتساب (آموزش) اور علم میں علم کی اساس اور بچوں میں خود سیکھنے کی تدابیر سے بحث کی گئی ہے۔ جس کی تلخیص مندرجہ ذیل ہیں۔

(1) سیکھنے والوں اور سیکھنے کے عمل سے متعلق ہمارے نظریے میں تجدید۔

(2) سیکھنے والوں کی ترقی اور سیکھنے کے عمل میں تامیت (Holistic) طریقہ اپنانا چاہیے۔

(3) کمرہ جماعت میں سبھی طلبا کے لیے ہموار فضا فراہم کرانا۔

(4) علم حاصل کرنے اور تخلیقی صلاحیت پیدا کرنے کے لیے سیکھنے والوں کو کام میں مشغول کرنا۔

(5) تجربات کے ذریعے سیکھنے کی سرگرمیاں۔

(6) نصابی عمل میں بچوں کی سوچ، ان کا تجسس اور سوال ابھارنے کے لیے موافق کمرہ جماعت کا انتظام۔

(7) علم کی تعمیر کے لیے وسیع ڈھانچہ فراہم کرنے کی غرض سے مختلف مضامین کے علمی حدود ایک دوسرے کے ساتھ جوڑنا۔

(8) سیکھنے والوں کی مصروفیت کی مختلف صورتیں مثلاً مشاہدات، تشریح، دریافت، تجزیہ، عکاسی وغیرہ اتنی ہی ضروری ہیں جتنے علم کے دیگر اجزاء۔

(9) سماجی اور تہذیبی بنیاد کے تفصیلی تناظر کو وسعت دینے والی سرگرمیاں نصابی عمل میں شامل کرنے کے عمل کی ضرورت۔

(10) مقامی علم اور بچوں کے تجربات نصابی کتابوں اور روایتی طور پر پڑھانے والے عمل کے لازمی اجزاء ہیں۔

(11) ماحولیات سے متعلق پروجیکٹوں سے منسلک طلبا ایسے علم کی تشکیل میں اہم رول ادا کر سکتے ہیں جو ہندوستانی ماحول کا ایک نمایاں اور عوامی اعداد و شمار کی بنیاد فراہم کرتا ہو۔

(12) اسکول کا وقت بچوں کی قابلیت، رویہ اور دلچسپی میں تبدیلی کے ذریعے فوراً ترقی کا وقت ہوتا ہے اور اس کا نمایاں اثر علم کے عمل اور اجزا کے انتخاب اور اہتمام کرنے پر پڑتا ہے۔ اس لیے موضوعات کا انتخاب اور حصول علم کے طریقہ کار کو طلبا کے عین مطابق ہونا چاہیے۔

باب سوم: درسیاتی دائرے، اسکول کے مراحل اور جائزہ

تیسرے باب میں درسیاتی دائرے، اسکول کے مراحل اور جائزہ کے عنوان کے تحت درسیات کے مختلف میدانوں کے لیے سفارشات پیش کیے گئے ہیں۔ جن میں مندرجہ ذیل دائرہ کار شامل ہیں۔

(1) زبان کی تعلیم (Language Education)

(2) ریاضی کی تعلیم (Mathematics Education)

(3) سائنس کی تعلیم (Science Education)

(4) سماجی علوم کی تعلیم (Social Science Education)

(5) فن کی تعلیم (Art Education)

(6) صحت اور جسمانی تعلیم (Health and Physical Education)

(7) کام اور تعلیم (Work and Education)

(8) تعلیم برائے امن (Education for Peace)

(9) اقامت اور اکتساب (Habitat and Learning)

(10) جائزہ اور قدر پیمائی (Assessment and Evaluation)

اسکولی درسیات کے مندرجہ بالا نمایاں دائرہ کار میں معنی خیز تبدیلیوں کی سفارشات پیش کی گئی ہیں۔ایسا اس مقصد سے کیا گیا ہے کہ تعلیم حال اور مستقبل کی ضرورتوں کو پورا کر سکے اور بچوں کو اس تناؤ سے آزاد کرایا جا سکے جس سے وہ آج کل نبرد آزما ہیں۔ یہ قومی درسیات کا خاکہ اس بات کی سفارش کرتا ہے کہ مضامین کے درمیان حد بندیاں اس قدر نرم کر دی جائیں کہ بچہ مجموعی علم کا مزہ چکھ سکے اور کسی چیز کو سمجھنے سے ملنے والی خوشی اسے حاصل ہو سکے۔

(1) زبان کی تعلیم:

زبان کی تعلیم کے تعلق سے مندرجہ ذیل مشورے دیے گیے ہیں۔

☆ زبان سیکھنے کی صلاحیت یعنی بولنا، سُننا، پڑھنا اور لکھنا اسکول کے تمام مضامین اور ضابطوں میں شامل ہیں۔ان چاروں ہنر کی اہمیت کا رول بچوں کو علم بڑھانے میں اول جماعت سے لے کر ہی تمام جماعتوں میں تسلیم کر لینا چاہیے۔

☆ سہ لسانی فارمولے کو عمل میں لانے کی ایک نئی کوشش کی جانی چاہیے اور یہ بات تسلیم کرنے کے لیے زور دینا چاہیے کہ بچوں کی مادری زبان تعلیم حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔اس میں درج فہرست قبائل کی زبانیں بھی شامل ہیں۔

☆ انگریزی زبان کو دیگر ہندوستانی زبانوں کے درمیان مقام دیے جانے کی ضرورت ہے۔

☆ ہندوستانی سماج کا کثیر لسانی کردار اسکولوں کی ترقی کے لیے ایک وسیلے کے طور پر تسلیم کیا جانا چاہیے۔

(2) ریاضی کی تعلیم:

ریاضی کی تدریس سے متعلق مندرجہ ذیل مشورے دیے گیے ہیں۔

☆ ریاضی کے رسمی علم کے بجائے ریاضی پڑھانے کا خاص مقصد محاسبت یعنی وجوہات کی بنیاد پر سوچنے کی صلاحیت اور خیالی سوچ کو کوئی شکل دے کر اسے بتانا چاہیے۔

☆ ریاضی کی تدریس میں بچوں کے سوچنے اور اسباب وعلل تلاشنے کے وسائل میں اضافہ کرے تاکہ وہ تصور اور تجربہ سے کام لیتے ہوے مسائل کو سمجھا سکیں اور انھیں حل کر سکیں۔

☆ ریاضی میں کامیابی کو ہر بچے کے حق کے طور پر دیکھے جانے کی ضرورت ہے۔

☆ ریاضی اور دوسرے مضامین کے مابین ربط بنانے کی ضرورت ہے۔

☆ ہر اسکول کو کمپیوٹر اور انفارمیشن ٹکنالوجی اور اس کے لیے رابطے مہیا کرانے جیسے بنیادی چیلنج کا سامنا کرنے کی ضرورت ہے۔اس کے لیے ہمیں ایک جامع اور مربوط نصاب کو بھی ترقی دینا ہوگا۔

(3) سائنس کی تعلیم:

سائنس کی تدریس سے متعلق مندرجہ ذیل مشورے دیے گیے ہیں۔

☆ سائنس پڑھانے کے اجزاء، عمل اور زبان سیکھنے والے کی عمر اور ذہنی صلاحیت کے مطابق ہونی چاہیے۔

☆ ذ سائنس کی تدریسی عمل سیکھنے والوں کو ایسے طریقوں اور عوامل میں مشغول کر دینا چاہیے جس سے ان کی تجسس اور تخلیقی قوت بالخصوص ماحول کے مطابق بڑھ جائے۔

☆ سائنس کی تدریس کا انتظام بچوں کے ماحول کے وسیع تناظر میں کر دینا چاہیے تاکہ وہ دنیا میں کام کرنے کے لیے علم و ہنر، مہارت جیسے ضروری سازوسامان سے لیس ہو جائیں۔

☆ اسکول کے تمام نصاب میں ماحولیاتی رشتوں سے متعلق معلومات ہونی چاہیے۔

☆ بچوں کی ''سائنس کانگریس'' کی طرز پر ایک سماجی تحریک کا تصور کیا جاسکتا ہے۔ اس سے ملک گیر سطح پر ایجادات کی تعلیم کی حوصلہ افزائی کی جاسکے گی۔

(4) سماجی علوم کی تعلیم:

سماجی علوم کی تدریس سے متعلق مندرجہ ذیل سفارشات پیش کی گئی ہیں۔

☆ سماجی علوم کے نصاب میں منطقی تفہیم پر زور دینے کی ضرورت ہے بجائے اس کے کہ بچوں کے سامنے امتحان کی وجہ سے رٹنے والی اشیاء جمع کر دی جائے۔ اس کی وجہ سے بچوں میں سماجی پہلوؤں پر آزادانہ اور ناقدانہ غور وفکر کی صلاحیت کو فروغ ملے گا۔

☆ سماجی علوم کے تمام شعبوں میں جنس کے سلسلے میں انصاف، درج فہرست ذات اور درج فہرست قبائل کے مسائل کو لے کر اور اقلیتی حساسیت کے تعلق سے بیداری ہونی چاہیے۔

☆ علم شہریت (Civics) کو علم سیاسیات کے طور پر ڈھالنا چاہیے اور بچوں کے ماضی کا تصور اور اس کی شہری شناخت کی تشکیل میں تاریخ کے اثر کو تسلیم کیا جانا چاہیے۔

☆ انسانی حقوق کا تصور آفاقی تناظر رکھتا ہے۔ یہ بہت ضروری ہے کہ بچوں کو آفاقی اقدار سے اس طرح متعارف کرایا جائے جو ان کے عمر کے مطابق ہوں۔

☆ اسکولوں میں تیسری سے پانچویں جماعت تک کے لیے ماحولیاتی مطالعہ کو متعارف کرایا جائے۔

(5) فن کی تعلیم:

فن کی تعلیم سے متعلق مندرجہ ذیل سفارشات کی گئی ہے۔

☆ اسکولی تعلیم کے ہر مرحلے پر فن کو ایک مضمون کی شکل میں شامل کیا جانا چاہیے۔

☆ فنون مثلاً موسیقی، رقص، بصری فنون اور تھیٹر وغیرہ اور وراثتی دست کاریوں کو اسکولی نصاب کے اجزا تسلیم کر لینا چاہیے۔

☆ تدریس کی جگہ متعامل طریقہ کار پر زور دینا چاہیے کیونکہ فن کی تعلیم کا مقصد جمالیاتی اور شخصی بیداری کی حوصلہ افزائی کرنا اور مختلف شکلوں میں خود کے اظہار کی صلاحیت کو بڑھاوا دینا ہے۔

☆ ہندوستان کی روایتی فن کاری کی اہمیت کو اس کے معاشی اور جمالیاتی اقدار کی بنیاد پر اسکولی نصاب کا حصہ بنایا جانا چاہیے۔

☆ شخصی، سماجی، اقتصادی اور جمالیاتی ضروریات کے تعلق سے اس کی معلومات والدین، اسکول کے حکام اور انتظامیہ کو فراہم کرنا چاہیے۔

☆ فن کی تعلیم پر مبنی زیادہ سے زیادہ مواد اساتذہ کو فراہم کرایا جائے۔ اساتذہ کی تربیت اور ذہن سازی اس طرح کی جائے کہ وہ پوری مہارت اور کارگر ڈھنگ سے فن کی تعلیم دے سکیں۔

☆ ضلعی سطح پر اور بلاک مرکزوں پر مراکز اطفال قائم کیے جانے چاہیے۔ اس سے فنون اور دست کاریوں کے بارے میں مزید تعلیمی سرگرمیوں کو فروغ ملے گا۔

(6) صحت اور جسمانی تعلیم:

صحت اور جسمانی تعلیم کے متعلق مندرجہ ذیل سفارشات کی گئی ہیں۔

☆ اسکولوں میں بچوں کی کامیابی اس کی غذا اور جسمانی سرگرمی کے منظّم پروگرام پر منحصر ہے۔لہٰذا دوپہر کے کھانے کے پروگرام کو زیادہ موثر بنانے کے لیے ضروری وسائل اور اسکولی وقت کا دیا جانا ضروری ہے۔

☆ صحت اور جسمانی تعلیم کے پروگرام کے لیے ماقبل اسکولی سطح سے لےکر اوپر تک لڑکوں کے مانند لڑکیوں پر بھی اتنی ہی توجہ دی جانی چاہیے۔

☆ صحت اور جسماجی تعلیم اور یوگا پر مشتمل مضمون کو ابتدائی اور ثانوی سطحوں سے متعلق، اساتذہ کے ماقبل ملازمت تربیتی کورسوں میں مناسب انداز سے لازماً شامل کیا جانا چاہیے۔

☆ صحت اور جسمانی تعلیم طلبا کی ہمہ گیر ترقی کے لیے نہایت ضروری ہے۔اسکولوں میں اندراج، تسلسل اور تکمیل جیسے مسائل کامیابی سے قابو میں رکھے جاسکتے ہیں۔

☆ مختلف کھیل مثلاً باسکٹ بال، تھرو بال، والی بال اور مقامی کھیلوں کی سہولتوں کو مزید فروغ دیا جاسکتا ہے۔

(7) کام اور تعلیم:

کام اور تعلیم کے سلسلے میں کچھ بنیادی اقدام تجویز کیے گیے ہیں جو تعلیم کو پرائمری سطح سے آگے اوپر تک اس کو جوڑتے ہیں۔

☆ کام علم کو تجربے میں بدل دیتا ہے اور اہم ذاتی و معاشرتی اقدار پیدا کرتا ہے مثلاً خود کفالت تخلیقی صلاحیت اور امداد باہمی۔یہ علم اور تخلیق کی نئی شکلوں کو ترتیب دینے کی ترغیب دیتا ہے۔

☆ پری پرائمری سے اعلیٰ سطح تعلیم کے نصاب کو از سرنو ترتیب دینے کی ضرورت ہے۔جس میں حصول تعلیم ترقی کے اقدار اور کثیر جہتی مہارتوں کے پس منظر میں کام کے تعلیمی امکانات کو دیکھا جاسکے۔

☆ اعلیٰ سطحی تعلیم کے لیے باہر کے وسائل کو حسب دستور منظوری دینے کی حکمت عملی کی سفارش کی گئی ہے۔جس سے ان بچوں کو فائدہ پہنچ سکے جو براہ راست ذریعہ معاش سے متعلق تعلیم کا انتخاب کرتے ہیں۔

☆ اسکول سے باہر کی اس قسم کی ایجنسیوں کو باقاعدہ منظوری کی ضرورت ہے جس سے وہ بچوں کو کام کی جگہ دے سکیں، جہاں بچے اوزاروں اور دوسرے وسائل کی مدد سے کام کریں۔

☆ دستکاریوں کے نقشے بنانے کی سفارش کی گئی ہے، جس سے ان علاقوں کی پہچان کی جاسکے جہاں بچوں کو علاقائی کاریگروں کے سہارے دستکاریوں میں تربیت مہیا کرائی جاسکے۔

(8) تعلیم برائے امن:

تعلیم برائے امن کے متعلق مندرجہ ذیل تجاویز پیش کی گئی ہیں۔

☆ پوری دنیا میں بڑھتی ہوئی ناروا داری اور اختلافات حل کرنے کی شکل میں تشدد کی جانب بڑھتے رجحان کو نظر میں رکھتے ہوئے اس بات کی سفارش کی گئی ہے کہ امن کو قومی تعمیر کی شرطِ لازم اور سماجی مزاج کی شکل میں مجموعی قدر کے طور پر اپنایا جائے جس کی آج بے حد ضرورت ہے۔

☆ ایک جمہوری اور انصاف پسند معاشرے میں بچوں کو اچھا شہری بنانے کے لیے امن کی تعلیم کے امکانات کو مختلف سرگرمیوں کے ذریعے ہر سطح پر اور ہر مضمون میں موضوعات کے دانشمندانہ انتخاب کے ذریعے تشکیل دیا جاسکتا ہے۔

☆ اساتذہ کی تربیت کی درسیات اور نصاب میں امن کی تعلیم کو مطالعے کے لیے ایک اہم جز کے طور پر شامل کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔

☆ موزوں سرگرمیوں کی مدد سے سال بھر اسکولی اوقات کے دوران تمام مضامین میں امن سے تعلق رکھنے والی اقدار کو بڑھاوا دیا جانا چاہیے۔

☆ امن کی تعلیم پر اتنی توجہ دی جائے کہ اس کا اثر تمام اسکولی زندگی پر ہوں۔ نصاب، جماعت کا ماحول، اسکولی ضابطہ، استاد شاگرد کے تعلقات اور اسکول سے منسلک تمام سرگرمیاں اس کے دائرے میں آجائیں۔

(9) اقامت اور اکتساب:

☆ اسکولی مزاج کو درسیات کے ایک پہلو کی طرح دیکھا گیا ہے کیونکہ یہ بچوں کو تعلیم کے مقاصد اور اکتساب کی اس حکمت عملی کو تیار کرتی ہے جو اسکول میں کامیابی کے لیے ضروری ہے۔

☆ ایک وسیلے کے طور پر اسکول کے اوقات کو لچیلے ڈھنگ سے ترتیب دیے جانے کی ضرورت ہے۔

☆ مقامی سطح پر مرتب کیے گیے لچکدار اسکولی کیلنڈر اور ٹائم ٹیبل کی سفارش کی گئی ہے کہ پروجیکٹ کے کام اور وہ قدرتی اور روایتی مقامات جو ہماری میراث ہیں کی سیر جیسی الگ الگ سرگرمیوں کے لیے الگ الگ اوقات مقرر کرنے کی اجازت دے سکے۔

☆ اس بات کی کوشش کرنا ہوگی کہ بچوں کے لیے سیکھنے کا مزید مواد خاص کر مقامی زبانوں میں کتب اور حوالہ جاتی مواد، اسکول اور استاد کے لیے حوالہ جاتی کتب خانے اور نشر و اشاعت کی جگہ، آپسی متعامل ٹیکنالوجی فراہم ہوں۔

☆ یہ دستاویز اعلیٰ ثانوی سطح پر اختیارات میں تکثیریت اور کھلے پن کی اہمیت پر زور دیتی ہے۔ اور بچوں کو محدود دائرے میں رکھے جانے کی حوصلہ شکنی کرتی ہے جس سے بچوں کے لیے خصوصاً دیہی علاقوں کے بچوں کے مواقع محدود ہو جاتے ہیں۔

☆ قبل ملازمت تربیتی پروگراموں کو زیادہ گہرائی اور طویل عرصے پر محیط بنانے کی ضرورت ہے، جس سے بچوں کو بغور مشاہدہ کرنے اور اسکولوں میں انٹرن شپ یعنی تدریسی مشق کے ذریعے تدریسی اصولوں کو مشق سے جوڑنے کے پورے مواقع مل سکیں۔

(10) جائزہ اور قدر پیمائی:

درسیات کی اصلاح کے لیے سب سے ضروری قدم ہوگا امتحانات میں اصلاح جس سے بچوں اور ان کے والدین پر بڑھتے نفسیاتی دباؤ کے مسائل کا کوئی حل نکالا جا سکے خصوصاً دسویں اور بارھویں جماعت میں۔ اس کے لیے خاص اقدام کی ضرورت ہے جس میں سوالناموں کی صورت یا فارمٹ بدلنا بھی شامل ہے۔ جس سے قوت دلیل اور تخلیقی صلاحیتوں کو جانچنے کی بنیاد بنایا جائے نہ کہ رٹنے کی صلاحیت کو شفافیت اور داخلی جانچ کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے امتحانات کو جماعت کی سرگرمیوں سے جوڑنے کی ضرورت ہے۔ موجودہ نظام میں پاس اور فیل کے زمروں میں تقسیم کرنے کے عمل کو دور کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ایسی حکمت عملی تلاش کی جائے جو بچوں کی الگ الگ سطح کی کامیابیوں کا متبادل ہوں۔ اس کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ ماقبل بورڈ امتحانات کے فاضل زور کی بھی حوصلہ شکنی کی ضرورت ہے۔

باب چہارم: اسکول اور کمرہ جماعت کا ماحول

قومی درسیات کا خاکہ 2005 کے باب چہارم میں اسکول اور جماعت کا ماحول کے عنوان کے تحت

مندرجہ سفارشات پیش کی گئی ہیں۔

☆ اسکول میں درکار کم سے کم ساز و سامان اور مواد دستیاب ہونا اور دن بھر کے کام کاج کا منصوبہ ترتیب دینے کے لیے مدد اساتذہ کی کارکردگی میں بہتری لانے کے لیے ضروری ہے۔

☆ اسکول کا ماحول جو بچوں کی پہچان سیکھنے والوں کی حیثیت سے بناتا ہے ہر ایک بچے کی صلاحیت اور دلچسپی بڑھاتا ہے۔

☆ تمام لائق اور ناتواں بچوں کی شرکت یقینی بنانے والی سرگرمیاں ہر ایک کو سیکھنے کے لیے ضروری ہیں۔

☆ جمہوری طرزِ عمل کے ذریعے سیکھنے والوں میں خود نظم و ضبط قائم کرنے کی قدر بہت ضروری ہے۔

☆ ایک خاص مضمون سے متعلق علم اور تجربات پر مذاکرات اور تبادلہ خیال کرنے کے لیے لوگوں کی شرکت اسکول اور عوام کے درمیان تعلقات پائیدار بنانے میں مدد کرتی ہے۔

☆ سیکھنے سے تعلق رکھنے والے وسائل درج ذیل باتوں کے حوالے سے نیے سرے سے ترتیب دینا چاہیے۔

(a) نظریات، سرگرمیوں، مسائل اور مشقوں کو تفصیل سے بیان کرنے والی نصابی کتابیں ایک ساتھ کام کرنے اور اتفاقِ رائے پیدا کرنے کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں۔

(b) معاون کتابیں، ورک بک، اساتذہ ہینڈ بک وغیرہ کی بنیاد نیے سوچ اور خیالات پر مبنی ہونی چاہیے۔

(c) ایک ہی طرف سے سننے کے بجائے دو طرفہ بات چیت کے لیے ملٹی میڈیا اور انفارمیشن اور کمیونکیشن ٹکنالوجی وسیلے کی حیثیت سے استعمال میں لایا جانا چاہیے۔

(d) اساتذہ، سیکھنے والوں اور لوگوں کے علم میں اضافہ کرنے اور وسیع دنیا کے ساتھ ملانے کے لیے

اسکول کی کتب خانہ کو دانشوری کے ایک مرکز کے حیثیت سے کام کریں۔

☆ اسکولی کیلنڈر اور روزانہ کام کاج کے عمل کی غیر مرکوز منصوبہ بندی اور اساتذہ کی پیشہ وارانہ کام کی خودمختاری سیکھنے سے متعلق ماحول کی بنیاد پیدا کرتی ہے۔

باب پنجم: نظامی اصلاحات

آخری باب پنجم میں نظامی اصلاحات کے عنوان کے تحت مندرجہ ذیل امور پر بحث کی گئی ہے۔

☆ نظامی اصلاح کی ایک اہم خاصیت معیار کی طرف رجحان نظام کے اس اصلاحیت کی نشاندہی کرتی ہے جس سے نظام اپنی صلاحیت بڑھا کر اپنی کمزوریوں کا حل تلاش کر اپنی اصلاح خود کرتا ہے اور اپنے آپ میں نئی صلاحیت پیدا کرتا ہے۔

☆ توقع کی جاتی ہے کہ عام اسکولی نظام قائم کیا جائے تا کہ ملک کے الگ الگ شعبوں کی تقابلی خوبیوں کا اندازہ لگایا جا سکے اور یہ یقینی بنایا جا سکے کہ جب الگ الگ ماحول سے بچے ایک ساتھ پڑھتے ہیں تب اس سے تدریس کی خوبیوں میں فروغ ہوتا ہے اور اسکول کا نظام مستحکم ہوتا ہے۔

☆ منصوبہ بندی کے لیے ایک وسیع ڈھانچہ جو اسکولوں میں ضروری نکات کی طرف توجہ دینے سے شروع ہو رہا ہے اور جن کے لیے کلسٹر اور بلاک سطح پر پیوستگی کی ضرورت ہے۔ ضلعی سطح پر یہ ایک لامرکزیت کی منصوبہ بندی کی حکمت عملی ترتیب دینے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہے۔

☆ بامعنی تدریسی منصوبہ بندی کا کام ہیڈ ماسٹروں اور اساتذہ کی مشترکہ شرکت سے عمل میں لایا جا سکتا ہے۔

☆ نگرانی کا معیار بڑھانے اور اکتسابی عمل کے اعتبار سے اسکول کے ساتھ مسلسل رابطے کے عمل کے طور پر دیکھا جانا چاہیے۔

☆ اساتذہ کی پیشہ وارانہ تربیت مندرجہ ذیل نکات کے ساتھ جوڑنے سے موثر بنائی جا سکتی ہے۔

(a) تدریس، اکتساب کی صورت حال کو اساتذہ کے لیے حوصلہ افزا، معاون اور انسانیت آموز بنایا جائے تا کہ طلبا کو اپنی جسمانی اور ذہنی صلاحیتوں کے فروغ کے مواقع مل سکیں اور وہ ایک ذمہ دار شہری کا کردار ادا کر سکیں اور ایسے گروہ کا حصہ ہونا چاہیے جو طلبا کی متواتر سماجی اور شخصی ضروریات کو دھیان میں رکھ کر درسیات کی اصلاح میں موثر کردار ادا کر سکیں۔

(b) اساتذہ تعلیمی پروگرام کو اس طرح دوبارہ تشکیل دیا جائے کہ اس میں سیکھنے والوں کی شرکت موثر طریقے سے ہو اور استاد علم کے حصول میں معاون ثابت ہو۔ اساتذہ تعلیمی پروگرام کا نقطہ نظر کثیر ضابطہ اخلاق کا حامل ہونا چاہیے جس میں اصول اور عمل پنہاں ہو اور تنقیدی شعور کو فروغ دینے کے لیے معاصر سماجی مدعوں پر بحث شامل ہوں۔

☆ اساتذہ کی تربیت میں زبان کی صلاحیت کو پیش نظر رکھا جائے اور اس کا ایک یکجہتی ماڈل بنایا جائے تا کہ اساتذہ کے پیشہ وارانہ عمل کو مستحکم کیا جا سکے۔

☆ اسکول کے کام کاج میں تبدیلی لانے کے لیے دوران ملازمت تعلیم میں اضافہ کرنے کی ضرورت ہے۔

☆ ترقی کے میدان میں جمہوری شرکت اخذ کرنے کے لیے ایک ایسا لائحہ عمل اپنانا چاہیے جس سے دیہی سطح پر متوازن کمیٹیاں تشکیل دے کر پنچایتی راج کو مستحکم بنایا جا سکے۔

☆ امتحان میں دباؤ کم کرنے اور کامیابی میں اضافہ کرنے کے لیے مندرجہ ذیل نکات اہم ہیں۔

(a) اجزا پر مبنی جانچ مسئلے کو حل کرنے اور سمجھنے میں منتقل کر دیا جانا چاہیے۔ اس کے لیے موجودہ سوالنامہ کی ہیئت بدل دینی چاہیے۔

(b) امتحان میں وقت کی نرم روی کو ملحوظ رکھا جائے۔

(c) چھوٹے موٹے امتحانات کا اہتمام

(d) داخلہ امتحان لینے اور ان کا اہتمام کرنے کے لیے صرف ایک ہی بااختیار ایجنسی قائم کر دینی چاہیے۔

☆ اسکولی درسیات میں قبل ابتدائی سے بارہویں جماعت تک کام مرکوز تعلیم کو تعلیم کا اٹوٹ حصہ متصور کر کے اسے باقاعدہ اہمیت دی جائے تا کہ عالمی معیشت کا سامنا کرنے کے لیے پیشہ وارانہ تعلیم کا فروغ ہو سکے۔

☆ پیشہ وارانہ تعلیم اور تربیت کو مشن موڈ کے طور پر شروع کرنے اور نافذ کرنے کی ضرورت ہے۔ اس ضمن میں پہلے سے فراہم سہولتوں سے گاؤں، معاشرہ اور بلاک سطح سے لے کر ضلع اور شہر تک پیشہ وارانہ تعلیم اور تربیت کے مراکز کا قیام عمل میں لایا جائے۔

☆ اساتذہ کو انتخاب کے معاملے ان کی نظر وسیع کرنے کے لیے اور بچوں کی ضروریات اور دلچسپیوں میں کثرت پیدا کرنے کے لیے مختلف النوع نصاب کتابیں دستیاب ہونی چاہیے۔

☆ نئے خیالات پیدا کرنے کے لیے جدت اور تجربہ کاری میں سہولیات پیدا کرنے کے لیے پڑھانے کے تجربات اور الگ الگ کمرہ جماعت کے کام کاج پر خیالات کا تبادلہ کرنا چاہیے۔

☆ نصاب، نصابی کتابیں اور تدریسی اکتسابی وسائل ایک غیر مرکوز اور مشترکہ کاروائی میں بنا دینا چاہیے جس میں اساتذہ، مختلف یونیورسٹیوں، غیر سرکاری تنظیموں اور اساتذہ کی تنظیموں کے ماہرین شامل ہونے چاہیے۔

اپنی معلومات کی جانچ

2 یشپال کمیٹی کے اہم سفارشات کا جائزہ لیجیے۔

---

3 قومی درسیات کا خاکہ کے رہنما اصول کیا ہیں؟